

Purani Haveli Novel Written By Mehru Nissa

Posted on Kitab Nagri



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

پرانی حویلی

مہر والنساء



یہ ایک پوش علاقے کے بڑے سے گھر کا منظر تھا۔ ہر طرف ہو کا عالم اور فضا میں رچی حشرات الارض کی آواز، گھڑیاں کی ٹک ٹک اور ہوا سے ہلتے کھڑکیوں کے کھلے در اور ان پہ لٹکتے پردے ماحول کو مزید پر اسرار بنا رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

ایسے میں ایک وجود اپنے بیڈ پہ موجود ہوش و خرد سے بیگانہ خواب خرگوش میں تھا۔ کمرے میں موجود گھڑی رات کہ ۱۲ بجے کا عندیہ دے رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تبھی اسے محسوس ہوا جیسے اسکی گردن کسی کی گرفت میں ہو۔ جیسے کسی تیز دھار سے اسکی گردن سہلائی جا رہی ہو۔ آہستہ آہستہ حرکت کرتی تیز دھار اب رفتار پکڑ رہی تھی۔ گردن پہ سرخ بوندیں نمایاں ہونے لگی تھیں۔ بیڈ پہ موجود شخص نے تڑپتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنی گردن تک لے جانا چاہے تھے لیکن وہ یہ ناکر سکا تھا۔ وہ چلانا چاہتا تھا تا کہ کسی کو اپنی مدد کیلئے بلا سکے لیکن نہیں وہ ایسا بھی ناکر سکا۔ وہ خود پہ منوں بوجھ محسوس کر رہا تھا۔ اتنا بوجھ کہ اسکی پسلیاں ٹوٹ جائیں۔ اسکے سینے میں موجود دل اب بہت سست رفتار سے دھڑک رہا تھا۔

اسے لگا اگر اب مزید لمحے گزرے تو وہ مر جائے گا۔ جو عمل اس کی گردن پہ ہوا تھا اب وہی اسکے ہاتھ پہ دہرایا جا رہا تھا۔ اسکی آنکھوں سے بھل بھل آنسو پھسل کے گال پہ آرہے تھے۔ تبھی اس کے لبوں نے حرکت کی

"اللہ اکبر"

ایک بار دوبار، دوبار اور ناجانے کتنی کتنی بار اس پاک الفاظ کا ورد اسکی زبان پہ جاری تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسے اپنی گردن اور ہاتھ کسی کی گرفت سے آزاد محسوس ہوئے۔ درد کی شدت سے لب اور آنکھیں بھیچنے جانے وہ کتنی دیر وہ یہ ورد کرتا رہا اور پھر ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

صبح کی روشن کرنیں سب کے لئے ہی نئی امید اور امنگ کا باعث بنتی ہیں اور ایسی ہی صبح اس کے لیے بھی نمودار ہوئی تھی۔ وہ ایک بار پھر پر امید تھا۔ اسنے نک سک سے تیار اپنے وجود کو موبائل کے کیمرے میں دیکھا۔ سیاہ و سفید دھاری دار سوٹ اور اس پہ جیل سے سلیقے سے جمائے سیاہ بال۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا۔

چہرے پہ ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اسنے اپنے قدم گاڑی سے باہر نکالے۔ اسکے باہر نکلتے ہی دو گارڈز نے اسکے دائیں اور بائیں اطراف میں جگہ سنبھالی۔ اسکا رخ اب اس بڑی سی بلڈنگ کے اینٹری ڈورز پہ تھا۔ اسنے اندر داخل ہوتے ہی ریسپشنسٹ سے کسی کا پوچھا اور گارڈز کو ہاتھوں کے اشارے سے اپنے پیچھے آنے سے روکا۔

لمبے لمبے ڈنگ بھر تا وہ نفیس سی سیڑھی چڑھ رہا تھا۔ اسکی چال میں بھی عجیب شان تھی۔ روعب تھا۔ کہ سب کو مڑ کے دیکھنے پہ مجبور کر دے۔ اپنے مطلوبہ سوٹ کے باہر پہنچ کر اسنے دروازے پہ ہلکی سی دستک دی اور دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

www.kitabnagri.com

"تو مس علیزے آپ تو آئیں نہیں مجھ سے ملنے میں نے سوچا میں خود ہی آ جاؤں"

دلفریب مسکراہٹ اسکے لبوں پہ رقصاں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تو مطلب میرا اندازہ بالکل درست نہیں تھا"

علیزے کے گداز گالوں پہ اسکی دی ہوئی اہمیت پہ گڑھے پڑے۔

یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جسے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کمرے کے ایک حصے کو سیٹنگ ایریا جبکہ دوسرے ایریے کو چھوٹے سے سٹڈی روم کی شکل دی گئی تھی۔

"بیٹھے مسٹر سیف! مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ اپنی بات کہ اتنے کھرے ہوں گے"

علیزے سٹڈی ایریا سے نکل کے سیٹنگ ایریا کی طرف آگئی تھی۔ ساتھ ہی اسنے
سیف کو بھی بیٹھنے کا کہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میں تو آپکو پہلے کہہ چکا ہوں۔ آپ کے تمام خدشات میرے حوالے سے غلط ہی ثابت ہوں گے"

"ٹھیک ہے تو بتائیں پھر کیسے آنا ہوا؟"

Posted on Kitab Nagri

کچھ تو تھا جو علیزے کو سامنے والے کی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا۔ لیکن کیا تھا یہ سمجھنے سے وہ قاصر تھی

"اب آپ ایسا کہیں گی۔ میں نہیں جانتا تھا۔ خیر تو کیا آپ مجھے اپنے بیٹے کا باپ تسلیم کر سکتی ہیں؟" سیف نے لب کھولے تھے۔

"آپ کا جواب میں پہلے ہی دے چکی ہوں"
علیزے کی مصنوعی مسکراہٹ پل بھر میں سمٹی۔

"میرا بیٹا آپ کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر پائے گا اور سب سے بڑی بات آپ کیوں ایک ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو ایک بیوہ ہو اور اس کا ایک بیٹا بھی ہو"

www.kitabnagri.com

"کیونکہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں"

سیف کے لبوں پہ تبسم بکھرا

Posted on Kitab Nagri

"خالی پسند کرنے سے زندگی نہیں گزرتی آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں مسٹر سیف"
اور علیزے وہ تو اس جواب سے تنگ ہی آچکی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر ایک ڈیل کرتے ہیں۔ آپ فہاد کو کچھ عرصہ میرے ساتھ رہنے بھیج دیں وہ اگر وہ میرے ساتھ ایڈجسٹ ہو گیا تو وہ میرا بیٹا، نہیں تو جیسا آپ چاہیں گی میں ویسا ہی کروں گا" سیف اپنی بات پوری کر چکا تھا۔ اب اسے علیزے کے جواب کا انتظار تھا۔



www.kitabnagri.com

علی نے اپنے سر پہ چپیٹ لگائی اور دور کھڑے حشام کو گھوری سے نوازا

"بن گئے شاہد آفریدی، لگا لیا چھکا، ہو گیا بوم بوم یا کچھ رہتا ہے ابھی"

Posted on Kitab Nagri

وہ دور سے ہی کھڑا حشام پہ چلا رہا تھا جس نے اپنی تئیں شاہد آفریدی بنتے ہوئے بلا اتنی زور سے گھمایا تھا کہ بال سیدھا انکے دائیں جانب موجود حویلی کی دوسری منزل کہ ٹیرس پہ لینڈ کر گئی تھی۔

"اب چلیں لینے بال۔۔۔"

حشام نے پاس آ کے حویلی کی طرف اشارہ کیا۔

"چل اوئے چل۔ مرنا نہیں ہے مجھے"

علی ہاتھ جھلاتا یہ جاوہ جاہو چکا تھا۔

جبکہ حشام وہیں کھڑا علی کہ خوفزدہ ہونے پہ قہقہہ لگائے بغیر نارہ سکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آہ۔۔۔ آرام سے۔۔۔ اہ۔۔۔ یار درد ہوتا ہے نا۔۔۔"

"ہاں تو کس نے کہا تھا سپر مین بننے کا۔۔۔"

سیفی کی پیشانی پہ آئینٹ لگاتی کنزل نے اسے گھوری سے نوازا۔

"وہ تم پہ ٹانٹ کر رہے تھے۔۔۔"

سیف نے منہ بگاڑا۔۔۔

"انکے ٹانٹ کرنے سے مجھ پہ تو جیسے فرق پڑ رہا تھا نا۔۔۔ اور کس کس کے ٹانٹ کا جواب دو گے"

کنزل بہت آرام سے اسکی پیشانی پہ مرہم لگا رہی تھی۔ اسکی ایک آنکھ اور جبیں پہ بری طرح نیل پڑ چکا تھا۔

پوری آنکھ سوج چکی تھی۔

سب کے۔۔۔ کوئی بھی تم پہ بات کرے میں ہر گز نہیں برداشت کر سکتا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پاگل"

اسکی بات پہ کنزل کھکھلا کے ہنسی تھی۔

"آہ۔۔۔۔ اب تم جان بوجھ کہ ایسا کر رہی ہو"

کنزل نے اب کی بار واقعی اسکی پیشانی پہ دباؤ ڈالا تھا۔

"اوکے اوکے۔ نہیں کرتی یہ لو آئس پیک اب لگاواس پہ"

کنزل نے اپنی مسکراہٹ چھپائے آئس پیک اسکے حوالے کیا۔۔۔

MBA تو یہ تھے کنزل معید اور سیف بھٹی۔ دونوں

کے آخری سال کے سٹوڈنٹس تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو یونیورسٹی کہ آغاز سے جانتے تھے۔ اور اب دونوں کا ارادہ جلد از جلد شادی کا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کنزل کو ابھی تھوڑی دیر پہلے کا واقعہ یاد آیا۔ جب وہ اور سیف کیفیٹیریا میں آئے تھے اور کس طرح منزل نے اس پہ برے الفاظ اچھالے تھے۔ منزل یونیورسٹی کا جاننا بگڑا نواب زادہ تھا۔

سیف نے اسے پہلے بھی بارہا ایسا کرنے سے روکا تھا۔ لیکن آج پھر جب وہ نامانا تو نتیجہ ہاتھ پائی نکلا۔

اب سیف اپنی سوجی ہوئی نیل زدہ پیشانی اور آنکھیں لے کے بیٹھا تھا۔

علیزے حارث افندی، جہانگیر افندی کی اکلوتی بیٹی اور جہانگیر افندی کی کل اثاثہ جات کی اکلوتی وارث تھی۔ ۲۱ سال کی عمر میں اسکی شادی اسکے چچا زاد حارث سے ہوئی تھی۔ دونوں بہت پر سکون اور خوشحال زندگی گزار رہے تھے لیکن پھر ایک دن ایک کار ایکسیڈنٹ میں حارث اپنی زندگی کی بازی ہار گیا اور اپنے پیچھے اپنے ۳ سال کے بیٹے فہاد اور علیزے کو چھوڑ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس دردناک رات کو گزرے آج ۵ سال گزر چکے تھے۔ فقط اپنے بیٹے کی خاطر علیزے اپنی ذات کو سنبھالا تھا۔ اب وہ ایک کامیاب عورت تھی جس نے اپنے والد کے کاروبار کو بہت اچھے سے سنبھالا تھا۔ اسی وجہ سے اسکا شمار دنیا کی مشہور اور کامیاب ترین خواتین میں ہوتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"علیزے آپکو نہیں لگتا اب آپ زیادتی کر رہی ہیں۔"

جہانگیر افندی کا اسرار اب بھی جاری تھا۔ وہ اپنی عمر کے آخری مراحل میں اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتے تھے۔

"بابا مجھے نہیں کرنی شادی ناس سے ناکسی اور سے آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں" علیزے ان سب باتوں سے اکتا چکی تھی اسکا بس چلتا تو وہ اپنے بیٹے کو لے کے سب سے دور چلی جاتی۔

"ٹھیک ہے مت کرو شادی میں تمہیں مجبور نہیں کرتا بلکہ میں خود ہی سب سے دور چلا جاتا ہوں۔ جہاں میری بات کی وقعت نہیں وہاں میں رہوں کیوں۔"

یہ انکا آخری حربہ تھا۔ اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ کمرے سے جا چکے تھے اور علیزے اپنا سر تھام کہ بیٹھ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ہم اسکو سلیپ پیرالائز بھی کہہ سکتے ہیں"

Posted on Kitab Nagri

ڈاکٹر نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی۔

"سلیپ پیرالائز۔۔۔؟؟ کیا آپ اسکی تھوڑی اور وضاحت کریں گے ڈاکٹر؟"

وہ اب بھی پریشان تھا۔ اسکی تسلی و تشفی اب بھی ناہوئی تھی۔

"دیکھیں سلیپ پیرالائز سے مراد آپ ہیلو سینینیشن سے لے سکتے ہیں۔"

یہ عموماً ۵۰ سال کے عمر کے لوگوں میں عام ہے۔ بعض اوقات یہ ڈپریشن کی وجہ سے بھڑکتا ہے۔ ایسا تب بھی ہوتا ہے جب آدھی نیند اور بیداری کی کیفیت میں ہوں یعنی نیند اور جاگنے کے درمیان۔ یہ وقفہ بہت کم ہوتا ہے اور آپ اپنے آپ آپ کو بہت بے بس محسوس کرتے ہیں۔ مطلب نابل سکتے ہیں نابول سکتے ہیں ناچلا سکتے ہیں۔ آپ اس میں سرگوشیاں محسوس کرتے ہیں خود پہ بوجھ محسوس کرتے بعض اوقات ایسا بھی لگتا ہے جیسے آپ کو کہیں نیچے پھینکا جا رہا ہو۔ یا پھر سانس میں دشواری ہو سکتی ہے"

ڈاکٹر پیشہ ورانہ مسکراہٹ اچھالتے اپنی بات مکمل کر چکا تھا۔

"تو میں جو سب محسوس کرتا ہوں وہ اسی ہیلو سینینیشن کی وجہ سے ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

اسے اب بھی یقین نا آیا تھا۔ بلا ارادہ اسکے ہاتھ اپنی گردن پہ گئے تھے جیسے اسے اب بھی اپنی گردن پہ درد محسوس ہو رہا ہو۔

"بلکل"

"تو اسکا علاج کیا ہو گا۔۔۔؟ میں اس سے باہر کیسے آسکتا ہوں۔۔۔؟ کیونکہ آپ سوچ نہیں کہ میں کتنا ڈپرہیں ہوں"

"ہر بیماری کا علاج اس دنیا میں موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ ابھی کیلئے کچھ ادویات میں آپ کو دے رہا ہوں پورے تین ہفتوں کے بعد آپکو دوبارہ واپس آنا ہو گا۔ اور ابھی کیلئے میں آپکو ایک اونیسٹ ایڈوائس دوں گا کہ اس شور شرابے والی زندگی سے قطعاً کر لیں۔۔۔ یہ آپکے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گا"

ڈاکٹر کی اس بات پہ اب اس کے چہرے پہ تبسم بکھرا تھا۔ ایک سکون تھا جو اسکے اندر تک سرایت کر گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"حشام بھائی اٹھ بھی جائیں۔۔۔ کب سے اماں بلارہی ہیں"

حشام کہ سر پہ کھڑی اب وہ تھک چکی تھی اسے بار بار ہلائے لیکن حشام تھا جو نیند کی وادیوں سے باہر آنے سے ہی انکاری تھا۔

"ٹھیک ہے مت اٹھیں میں جا رہی ہوں اب اماں ہی آ کہ اٹھائیں گی آپکو۔۔۔"

ثمرہ تو جا چکی تھی لیکن حشام کی آنکھیں اماں کی دھمکی سے پٹ کھلی تھیں۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اب نا اٹھا تو اماں نے حویلی کا طعنہ دے دے کہ کہیں کا نہیں چھوڑنا تھا۔

بستر سے نکلتے ہی اسنے اپنا رخ با تھروم کی طرف کیا تھا تا کہ جلد از جلد تازہ دم ہو کہ باہر جاسکے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سیاہ کرتا شلواری زیب تن کئے وہ ایک دم باہر جانے کیلئے تیار تھا۔ شیشے میں اسنے اپنے خوب رو و وجود کو دیکھا اور اپنے کمرے سے نکل پڑا۔ آج اسے بہت سے کام کرنا تھے۔

"اسلام علیکم بی اماں۔۔۔ کیسی ہیں"

Posted on Kitab Nagri

نیچے آتے ہی اسنے اپنی ماں کو سلام کیا اور کھانے کی میز کے گرد بیٹھ گیا

"میں ٹھیک ہوں۔ لیکن مجھے آپ غالباً ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

ممتاز بیگم نے ہنکارا بھرا۔ وہ اپنے بیٹے کے کرتوتوں سے پہلے ہی واقف تھی۔

"اہم اہم۔۔۔ آج کیا ناشتہ نہیں ہے؟"

حشام نے موضوع بدلنا چاہا تھا۔

"جی ہاں بالکل نہیں ہے ناشتہ۔ پہلے آج مجھے بتاؤ کہ تم حویلی کیا کرنے جاتے ہو۔۔۔ جب بتاؤ گے تب ہی ملے گا ناشتہ"

www.kitabnagri.com

ممتاز بیگم شاید آج اسے چھوڑنے کے بالکل موڑ میں نہیں تھیں۔

"اماں آپ تو ایسے ریکٹ کرتی ہیں جیسے حویلی میں کوئی جن بھوت ہوں۔۔۔ پلیز اماں مجھے ایک بار بس اپنا یہ کام مکمل کرنے دیں پھر کبھی نہیں جاؤں گا حویلی۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"جن بھوت سے بھی بری بلا ہے وہاں۔۔۔ پتہ نہیں میرے بچے یہ بات کب سمجھے گا"

اپنی بات کا کوئی اثر نہ دیکھتے ہوئے وہ ڈائینگ ٹیبل سے اٹھ گئیں تھیں تاکہ حشام کو ناشتہ بنا دیں۔۔۔ جبکہ ڈائینگ
کہ گرد بیٹھے حشام اور ثمرہ کی نوک جھوک ایک بار پھر شروع ہو چکی تھی۔

یہ تھا حشام خان اور اسکا چھوٹا سا آشیانہ۔ ثمرہ اسکی چھوٹی بہن اور ممتاز بیگم حشام کی والدہ۔ ممتاز بیگم اور انکے خاوند نے اپنی ازدواجی زندگی کی ابتداء اسی گھر میں کی تھی۔ یہ گھر دنیا کہ شور شرابے سے دور وادیوں میں گھرا تھا۔ ان وادیوں میں اور بھی ایسے فاصلے پہ بنے چھوٹے لیکن خوبصورت گھر تھے۔

سادہ لوح لوگ اپنی خوبصورت زندگی ان خوبصورت وادیوں میں گزار رہے تھے لیکن آج کل حشام کی سرگرمیوں کو لے کہ ممتاز بیگم اکثر پریشان رہتی تھیں اور وجہ تھی پرانی حویلی جو ۱۰۰ سالوں سے اپنی جگہ پہ قائم و دائم تھی۔ جانے کیوں انہیں اس حویلی سے خوف آتا تھا۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ حشام کے والد کی موت اسی حویلی کی پانچویں منزل سے گرنے پہ ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن کون جانے سچ کیا تھا۔

تو مس علیزے آخر وہ دن آ ہی گیا۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ ابھی ابھی وہ گھر لوٹا تھا اور گھر پہنچتے ہی اسے جہانگیر افندی کی کال موصول ہوئی تھی جس میں وہ بتا رہے تھے کہ ونیزے کو انہوں نے نکاح کیلئے راضی کر لیا ہے۔ سیف نے ساتھ

Posted on Kitab Nagri

ساتھ ان سے حویلی کی بات بھی کر لی تھی کہ تمام انتظامات وہ خود دیکھ لے گا اور وہ لوگ بس اپنے عزیزوں کے ساتھ حویلی پہنچ جائیں۔

آج صبح معنی میں اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ جشن منائے۔

تبھی اسکا فون بجا۔ فون اسکی بہن کا تھا۔ جسے دیکھ کہ وہ کافی بد مزہ ہوا۔

"کیسے ہیں بھائی۔۔؟"

ایئر پیس سے اسکی بہن کی آواز ابھری تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک ہوں۔ تم بتاؤ کیسی ہو اور اماں کیسی ہے۔ کال کیسے کی پیسے چاہئیں تھے کیا۔۔۔" اسکے لہجے سے بیزاری صاف جھلک رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا بھائی آپ بھی ہر وقت پیسے پیسے پیسے۔۔۔ ہمیں پیسوں کی نہیں آپ کی ضرورت ہے۔ آپ کو پتا بھی ہے اس
اپکو کتنا یاد کرتی ہیں۔" اس کی آواز میں ایک درد تھا۔ مایوسی تھی جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

"اچھا اچھا روتو نہیں یار۔۔۔ میں آتا ہوں کل"

اسکو افسردہ دیکھ کہ ایک پل کہ لیے وہ رکا تھا۔ پھر اسے کچھ یاد آیا۔

"اچھا سنو پینگ کر لو۔۔۔ کل میں امی کو اور تمہیں لینے آؤں گا۔ حویلی چلنا ہے۔۔۔"
دوسری طرف حویلی کی بات پہ اسکی پیشانی عرق آلود ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حویلی۔۔۔ کیوں۔۔۔ بھائی۔۔۔ خیریت۔۔۔؟"

اسکی زبان لڑکھرائی تھی۔

سیف اسکی بات پہ توجہ نادے پایا کیونکہ اسے لگا جیسے اسکی پشت پہ چیزیں آہستہ آہستہ ہوا میں معلق ہوں۔ اسنے
فون کو کان سے ہٹایا۔ اور پیچھے دیکھا۔ لیکن پیچھے کچھ نا تھا سوائے گھور سنائے کے۔

"میں بھی ناپاگل ہو چکا ہوں۔۔۔۔"

"کچھ کہا آپ نے بھائی۔۔۔؟؟"

"ناکچھ نہیں۔ کل آؤں گا تیار رہنا۔۔۔"

اس نے فون بند کر کے سامنے موجود ٹیبل پہ رکھا۔ وہ اب مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسی وقت وہ کسی چیز کے گرنے کی آواز پہ وہ چونکا۔

"اف یہ بلیاں۔۔۔ آج پھر یہ اندر آگئیں۔۔۔"

اس نے کچن کا رخ کیا تا کہ کچن کا بیک ڈور بند کر سکے۔ لیکن کچن کا فرش بالکل صاف تھا۔ جیسے وہ چھوڑ کہ گیا تھا۔

اسے بالکل تعجب ناہوا کیونکہ اسکے لیے یہ روز کا معمول تھا۔

تبھی اپنی پشت پہ اسے محسوس ہوا جیسے کوئی موجود ہو۔ اور اسی لمحے کچن کے تمام کیبنٹ کھلے۔ اور اندر موجود تمام برتن ہوا میں معلق ہوتے اور پھر اپنے سامنے موجود دیواروں سے ٹکرائے۔ یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے نیچے بھی نا جھک سکا۔ جانے کتنے کانچ کے ٹکڑے اسکے سر سے ٹکرائے۔ پورا کچن برتنوں کے ٹوٹنے کی آواز سے گونج رہا تھا۔

تبھی ایک ٹکڑا بہت تیزی سے آکہ اسکی پیشانی پہ ٹکرایا۔ ایک دردناک چیخ تھی جو اسکی بلند ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسے اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہوئیں۔ زمین بوس ہوتا اسکا وجود ایک دم ہوا میں معلق ہوا۔ اور پھر ایک زوردار آواز پہ وجود پوری قوت سے زمین بوس ہوا تھا۔ جانے کانچ کے کتنے ٹکڑوں کی ضد میں اسکا وجود آیا تھا۔

"ماما ہم کہاں جہاں رہے ہیں۔۔؟"

ننھا فہاد بیڈ پہ بیٹھا اپنی ماں کی حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ جو کبھی وارڈروب سے اپنے اور اسکے پسندیدہ جوڑے نکال کے سوٹکیس میں رکھ رہی تھی تو کبھی کبھی ڈریسنگ پہ پڑے سامان کو ایک ڈبے میں رکھ رہی تھی۔

"بیٹا ہم آپکے سیف انکل کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔"

علیزے نے کام میں کے ساتھ ساتھ اسے جواب بھی دیا۔

"اوہ نو۔ مجھے وہ انکل بالکل پسند نہیں میں نہیں جاؤں گا انکے گھر۔۔۔۔"

علیزے نے ایک پل اپنے بیٹے کو دیکھا اور پھر کاموں میں جت گئی کیوں کہ اب وہ جانتی تھی کسی بھی طرح کی مزاحمت فضول تھی۔ جو جہانگیر افندی نے سوچ لیا تھا اب انہوں نے وہ کر کے دم لینا تھا۔

www.kitabnagri.com

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی اور جہانگیر افندی اندر داخل ہوئے۔۔۔

"اوہ مائے سن! کیا آپ ریڈی ہیں سیف انکل کے گھر چلنے کیلئے۔؟؟؟"

"اوہ نو گرینو! مجھے ان بیڈ انکل کے گھر بلکل بھی نہیں جانا"

فہاد اب بھی منہ پھلائے بیٹھا تھا۔

"ارے نہیں میری جان وہ بیڈ انکل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو گڈ انکل ہیں۔ بلکل تمہارے نکلسن انکل جیسے"

انہوں نے اسے گود میں لیے اسکی پسندیدہ شخصیت کا حوالہ دیا تھا۔

نو نو گرینو وہ نکلسن انکل نہیں بلکہ جیک ہیں جو ہمی ڈمی کو اسکی ماماں سے دور "لے جاتے۔"

اسنے غالباً اپنی پسندیدہ اینیمیٹڈ مووی کا خلاصہ بیان کر دیا تھا۔ جہاں گئیر افندی اسکی بات پہ کھکھلا کہ ہنس دیے تھے۔ جبکہ ونیزے ابھی تک اپنے کام میں محو تھی۔

www.kitabnagri.com

تبھی جہاں گئیر افندی نے اسے پکارا۔۔۔

"چلو ہمی ڈمی آپ۔ باہر جاو آپکا شیر و آپکو بلارہا ہے۔ اور ونیزے آپ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزے اپنے تمام کام چھوڑ کے انکی طرف متوجہ ہوئی۔ اسکا چہرہ ابھی بھی تاثرات سے خالی تھا۔

"مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے میری بات مان لی۔۔۔"

وہ مسکرائے تھے۔

"امید کرتی ہوں آپکی اس خوشی کو کسی کی نظر نالگے۔۔۔ لیکن ایک بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ ہم شہر چھوڑ کہ گاؤں کیوں جارہے ہیں۔۔۔"

"دیکھو بیٹا اس حویلی سے اسے خاصی انسیت ہے اسی لیے وہ چاہتا ہے کہ اپنی زندگی کا آغاز وہ۔ اسی حویلی سے کرے۔ اسنے بہت اسرار کیا تو میں اسے منع نہیں کر پایا۔۔۔" اور مجھے پورا یقین ہے یہ آغاز تمہاری اور فہاد کی زندگی میں دوبارہ خوشیاں لے آئے گا۔"

وہ مسکرائے تھے۔ لیکن علیزے تو مسکرا بھی ناسکی تھی۔

"تم واقعی میرے گھر چلنا چاہتی ہو۔۔؟"

سیف نے سر کھجائے اپنے سامنے کھڑی کنزل کو دیکھا۔

وہ دونوں یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں موجود تھے۔ ان دونوں کی کلاسز آف ہو چکی تھیں۔ اور جب سیف گھر کیلئے نکل رہا تھا تو کنزل کا کہنا تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے گی۔

"ہاں نا مجھے تمہاری ماما سے ملنا ہے۔"

ہلکے جامنی رنگ کا خوبصورت جوڑا ساتھ ہم رنگ جامنی سلک کا دوپٹہ۔ کانوں میں ننھے ننھے ڈائمنڈز جو ہر وقت اسکے کان میں موجود رہتے تھا۔ سفیدی مائل رنگت آنکھوں میں گندھا کا جل اور پنکھڑی جیسے گلابی لبوں کی ودجہ سے وہ ہر بار کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی۔ کلائی میں سیف کی دی ہوئی گھڑی تھی۔ بالوں کو سلیقے سے بنائے اس پہ دوپٹہ جمار کھا تھا۔

"اچھا تو آج کی تیاری کی یہ وجہ تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ آج کنزل کچھ زیادہ ہی خوش تھی۔ اسی لئے سیف نے میٹھا میٹھا طنز کیا۔

"جی ہاں۔ تمہیں کوئی تکلیف"

کنزل نے ایک ادا سے اپنے چہرے پہ آئے بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا۔

"ہمیں ماہ بدولت سے کیا تکلیف ہو سکتی ہے بھلا۔ لیکن میں کیا کہہ رہا تھا پھر کبھی لے چلوں گا تمہیں آج نہیں۔"

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس طرح کنزل کو روکے۔ پہلے بھی کنزل نے ایسی ضد کی تھی لیکن ہر بار سیف اسے ٹال جاتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی نہیں۔۔۔ آج تو میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گی نہیں تو میں خود تمہیں فالو کروں گی"

کنزل کا انداز خاصہ دھمکانے والا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر آؤ بیٹھو"

Posted on Kitab Nagri

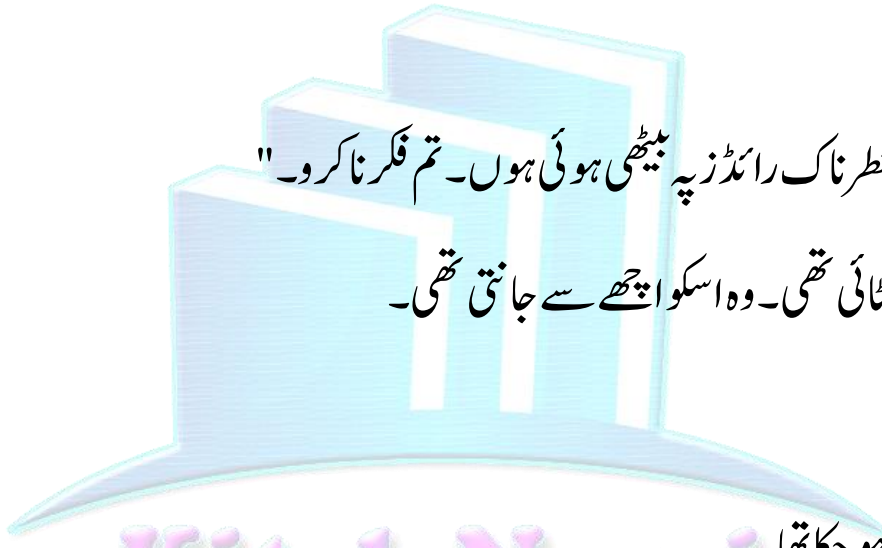
چاروناچاروہ تیار ہوا اسے ساتھ لے جانے کیلئے۔

"بیٹھ جاؤ گی بائیک پہ۔۔۔"

سیف کی بائیک کافی پرانی تھی۔ اور کنزل بھی کبھی بائیک پہ نہیں بیٹھی تھی۔

"میں اس سے زیادہ خطرناک رائڈز پہ بیٹھی ہوئی ہوں۔ تم فکرنا کرو۔"

کنزل نے اسکی خفت مٹائی تھی۔ وہ اسکو اچھے سے جانتی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو دونوں کا سفر شروع ہو چکا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد بائیک بڑی بڑی سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایک چھوٹے سے محلے میں پہنچ چکی تھی۔ محلے میں باقی راستے کی نسبت کافی الگ ماحول تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے اپنے گھروں کے باہر کھیل رہے تھے۔ گلی کی نکر پہ چند بزرگ کرسیوں پہ بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ محلوں میں شام ڈھلے ایسی ہی رونق ہوتی ہے"
سیف نے اشتیاق سے کنزل کو ہر طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مزے کا علاقہ ہے پھر۔۔۔"

"لو پہنچ گئے ہم۔۔۔"

سیف نے موٹر سائیکل ایک چھوٹے لیکن خوبصورت سے دو منزلہ گھر کے سامنے روکی۔ سیف نے دروازے کے ساتھ نصب گھنٹی بجائی۔۔۔



"اسلام علیکم"

دروازہ کھلتے ہی سامنے ایک چھوٹی سالہ ۱۴ سالہ لڑکی موجود تھی۔

"وعلیکم اسلام"

دونوں نے اسکے سلام کا جواب دیا اور اندر داخل ہوئے۔

"آں فریجہ یہ ہیں کنزل معید اور کنزل یہ ہے میری چھوٹی بہن"

سیف نے دونوں کا تعارف کروایا تھا۔

کنزل تو اسے دیکھ کہ خوش تھی۔ لیکن فریجہ خوش سے زیادہ حیران تھی۔ کیونکہ کنزل کہ برانڈ ڈکپڑے ہاتھ میں موجود پرس، جوتے اور کانوں میں ڈایمنڈز نے دیکھ کہ وہ شش و پنج میں تھی کہ اتنی انیر لڑکی اسکے بھائی کے ساتھ کیسے۔



"ہیلو کہاں گم ہو گئی میڈم۔۔۔ اور امی کہاں ہیں؟؟"

www.kitabnagri.com

فریجہ کو بالکل گم کھڑا دیکھ کہ سیف نے اسے کندھے پکڑ کہ ہلایا۔

سیف اسکو لے کہ اندر بڑھ چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کنزل اس چھوٹے سے گھر کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ یہ گھر اسکے گھر کی طرح بڑا ویل فرنشڈ اور خوبصورت نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی اسے یہ گھر بہت پسند آیا تھا۔

یہ ایک بڑے سے ڈائینگ ہال کا منظر تھا۔ ہال کہ وسط میں ایک خوبصورت سیاہ رنگ کا ڈائینگ ٹیبل موجود تھا۔ ٹیبل کہ گرد اسی کی ہم رنگ قیمتی اور خوبصورت کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ سربراہی کرسی پہ معید صاحب جبکہ انکی دائیں جانب کنزل بیٹھی تھی۔ میز پہ صحت افزا لوازمات موجود تھے۔ دونوں ہی خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔

"اہم۔۔ اہم۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کنزل نے بات کرنے کیلئے آغاز کیا۔

"بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

"نوڈ سکشن ڈیورنگ ڈنر ٹائم کنزل"

انہوں نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ پھر دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آئی ہیوڈن"

کنزل نے فوراً اپنے سامنے پڑے چھری اور کانٹے کو پلیٹ پہ سیدھا رکھا۔ چیچ کو ایسے رکھنا کھانا ختم کرنے کے آداب میں تھا۔

معید صاحب نے بھی رومال سے اپنے لب تھپکے (صاف کیے) اور اٹھ کھڑے ہوئے۔
انکے اٹھتے ہی انکی پشت پہ کھڑے خادم نے میز پہ سب سے تمام لوازمات اٹھالے۔

وہ باہر لان کی طرف جا رہے تھے اور کنزل انکے پیچھے پیچھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باہر کا موسم بہت سہانا تھا۔ چاند ستاروں کے ساتھ پوری آب و تاب سے نیلی و سیاہ رات میں چمک رہا تھا۔ اور اس پہ تضاد لان میں لگے پھولوں کی خوشبو۔

"بابا معید بہت اچھا لڑکا ہے۔"

کنزل ایک بار پھر بولی تھی۔

"لیکن مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگتا۔"

وہ اس کے مقابل آکھڑے ہوئے تھے۔

انہیں اپنے سامنے دیکھ کہ کنزل نے اپنی نگاہیں جھکالی تھیں۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے بابا کو منائے تو منائے کیسے۔

"بابا۔۔۔ آپ ایک بار اس سے مل کہ تو دیکھ لیں۔۔۔ میں پھر کبھی ضد نہیں کروں گی اگر آپ سیٹھفائے نا ہوئے تو"

www.kitabnagri.com

معید صاحب نے ایک ابرو اچکا کہ اسے دیکھا۔ جیسے پوچھ رہے ہوں

"واقعی۔۔؟"

Posted on Kitab Nagri

"پلیز پلیز پلیز پلیز بابا۔۔ پلیز نا۔"

آنکھوں کو میچے اسکی ایک ہی رٹ جاری تھی۔

اسکے اس انداز کو دیکھ کہ معید صاحب کہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھری۔



"اچھا ٹھیک ہے۔۔"

"اوہ سچی میرے پیارے بابا"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا بولے تبھی فوراً ان سے لپٹ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس وقت وہ حویلی کہ باہر موجود تھا۔ یہ حویلی اپنی مثال آپ تھی۔

سو سالہ پرانی ہونے کہ بوجود اسکی زیب و زینت میں کمی نا آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

بیرونی دروازے پہ لگے بڑے سے تالے کو کھولتا وہ اندر داخل ہوا۔

"یار حشام تو کیوں ضد کر کہ بیٹھا ہے"

علی آج بھی اسکے ساتھ تھا اور خوفزدہ بھی۔ حشام نے اسکی بات کو نظر انداز کر کے اپنی جیب سے دو چھوٹے چھوٹے لفافے نکالے۔ لفافے جسامت میں بہت چھوٹے تھے۔ لفافوں کے دونوں طرف سیاہ پٹی موجود تھی۔ ایک۔

سیاہ لفافہ اسنے علی کی باز پہ کہنی سے اوپر باندھا جبکہ دوسرا لفافہ اس نے علی کو کہ ہاتھ میں دیا۔ اسکا اشارہ سمجھتے ہی علی نے وہ لفافہ حشام کی باز پہ باندھا۔ ابن لفافوں میں تعویذ تھے۔ جو وہ اپنی حفاظت کیلئے لایا تھا۔ اب وہ تیار تھے اندر جانے کیلئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہم واقعی محفوظ رہیں گے؟"

علی کا خوف اب بھی کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔

"ہاں۔۔ امید تو یہی ہے"

اب وہ دونوں اندر داخل ہو رہے تھے۔ انکارخ پانچویں منزل کی جانب تھا۔

"امید۔۔۔ تیری امید میں ایک سچیلانوں جو ان جاں بحق ہو سکتا ہے

علی نے آیت الکرسی پڑھ کہ اپنے اوپر پھونکی۔۔۔

"ویسے آج اتنی ایمر جنسی میں کیوں بلایا... ہم پھر کبھی بھی تو آسکتے تھے"

علی اور وہ آہستہ آہستہ حویلی کی اندرونی طرف جارہے تھے۔

"کیوں کہ کل حویلی والے واپس آرہے ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے آنا بہت مشکل ہو جائے گا۔"

Kitab Nagri

"پلیز۔۔۔ مت مارو مجھے۔۔۔ آہ بابا۔۔۔ تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے"

ابھی وہ تیسری منزل پہ پہنچے ہی تھے کہ انہیں پانچویں منزل سے دلخراش چیخوں

کی آواز آئی۔ ایسی آوازیں ہر شخص جو حویلی کے پاس سے رات کے آدھے پہر گزرتا ضرور سنتا تھا۔ اور اسکے بعد کوئی بھی شخص اس پہر یہاں سے گزرنے کی حماقت نہ کرتا۔

چنیں اتنی دلخراش تھیں کہ دونوں پہ ایک لمحہ کولر زاطاری ہو گیا۔

"ابے یار۔۔۔ اس وقت حوی۔۔۔ حویلی میں۔۔۔ کون ہو۔۔۔ گا"

علی کی آواز باقاعدہ کانپ رہی تھی۔

"بابا۔۔۔ مجھے بچالیں۔۔۔ نہیں خدارامت کرو۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔ تمہیں ہماری محبت کا واسطہ مت کرو
ایسا"



چنیں ابھی بھی جاری تھیں۔ چنوں میں اتنا درد تھا خوف تھا۔ کہ ان دونوں کو اپنی روح نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"حشام میں جا رہا ہوں تو بیٹھارہ"

علی نے اپنے قدم پیچھے کئے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"اویے یار نہیں آج ہمیں وہاں تک جانا ہے ضرور"

خوفزدہ وہ بھی تھا۔ لیکن اسکی زبان پہ ساتھ ساتھ کلام پاک کا ورد بھی جاری تھا۔

"یہ کیسی خوشبو ہے"

وہ لوگ پانچوں منزل کی سیڑھیوں پہ تھے۔ چنچیں اچانک ہی تھم چکیں تھیں۔ اب ہر طرف گھور سناٹا تھا۔
دہائیوں کی جگہ اب ایک تیز خوشبو نے لے لی تھی۔

اتنی تیز خوشبو کہ کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ لے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف دھند چھا چکی تھی۔

"مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا حشام کہاں ہو تم"

دھویں کے باعث وہ دونوں کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھے۔ فضا میں رچی خوشبودونوں کو مدحوش کر رہی تھی۔
تبھی علی کا پاؤں رپٹہ اور دلخراش چیخ فضا میں گونجی۔

"علی---کہاں ہو علی---تم ڈرنا مت میں یہیں ہوں"

حشام کو سمجھنا رہا تھا وہ کیا کرے۔

علی اب بھی چیخ رہا تھا۔ مدد کیلئے پکار رہا تھا۔

ٹھیک پانچ سیکنڈ بعد دھند لکا ہٹا۔ حشام نے ہر طرف علی کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ ہوتا تو اسکو ملتا۔ تبھی علی کو بھی اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا اور وہ بے ہوش گیا۔



www.kitabnagri.com

واہ، حویلی تو بہت خوبصورت ہے۔"

جہانگیر صاحب نے گاڑی سے نکلتے ہوئے حویلی کی تعریف کی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نے کہا تھا نا آپکو بہت پسند آئے گی۔ دنیا سے دور یہ دن ہمارے لیے بہت خوبصورت ہوں گے۔" وہ مسکرا رہا تھا۔

حویلی کی خوبصورتی میں اب اور اضافہ ہو گیا تھا کیونکہ سیف نے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی ایونٹ پلینر کو ہائر کر کے یہاں بھیج دیا تھا۔ حویلی کی اینٹرنس کو سفید اور اور نیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ جبکہ ننھی ننھی روشنیاں بھی لگائی جا رہی تھیں۔

"خوش آمدید مسٹر سیف۔ آپکو دوبارہ یہاں دیکھ کہ خوشی ہوئی"

انکا استقبال کرنے کیلئے حویلی کی خاندانی خادمہ موجود تھی۔ یہ لوگ نسل در نسل اس حویلی میں بسنے والوں کی خدمت کر رہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com "آں۔۔ مجھے بھی خوشی ہوئی آپکو دوبارہ دیکھ کہ"

سیف نے اپنی طبیعت کہ برعکس مسکرا کہ جواب دیا۔

"بھابھی۔۔ ام۔۔ میں آپکو بھابھی بلا سکتی ہوں نا۔"

فریحہ شش و پنج میں تھی۔

علیزے نے مسکرا نے پہ اکتفا کیا تھا۔

وہ دونوں بھی سیف اور جہانگیر صاحب کہ پیچھے پیچھے حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں آپکو بھابھی ہی بلاؤں گی۔ اور آپ لٹل چیمپ آؤ آپکو حویلی کی سیر میں کرواؤں گی۔"

"

فریجہ یہاں آنے سے پہلے تک بہت خوفزدہ تھی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اسکا بھائی شادی کر رہا ہے۔ تب سے ہی وہ بہت خوش تھی۔ اتنے سالوں بعد اسکے بھائی نے یہ قدم دوبارہ اٹھایا تھا۔ وہ اس موقع پہ ہر گز پریشان نہیں ہونا چاہتی تھی۔ اسی لیے وہ ہر چیز میں پیش پیش تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آئیں اماں آپکو میں پہلے آپکے کمرے میں پہنچا دوں آپ آرام کر لیں۔"

شائلہ بیگم سیف کی والدہ ایک سلجھی ہوئی، طرح دار اور معمر خاتون تھیں۔ انکی دونوں ہی ٹانگیں ناکارہ تھیں۔ اسی لیے وہ ویل چیر کا استعمال کرتیں۔

Posted on Kitab Nagri

"بھابھی بس آپ رکیں میں ابھی آئی"

"واؤ! اٹس جسٹ کول۔۔۔"

ننھا فہاد بھی کہاں پیچھے رہ سکتا تھا۔

سیف نے مسکراتے ہوئے فہاد کہ بال سہلائے تھے جس پہ فہاد نے منہ بگاڑا۔ جہانگیر صاحب اسکی یہ حرکت دیکھ کہ اپنی مسکراہٹ چھپانے کہ سوا کچھ نا کر سکتے تھے۔

"ویسے گرینو یہ بلکل قلعہ توکات کی طرح ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"قلعہ توکات۔۔۔؟"

سیف کو اسکی بات سمجھ نا آئی تھی۔

"جی،۔۔ آپکو نہیں پتا۔۔؟ وہی قلعہ توکات جہاں ڈریکولا کو قید کیا گیا تھا"

Posted on Kitab Nagri

فہاد بہت اشتیاق سے اپنے اطراف میں دیکھ رہا تھا۔

جب کہ سیف فہاد کو حیران کن نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ اتنا سا بچہ اور اتنی معلومات۔

"بس کر دے یا ر اور کتنی سگریٹ پینی ہے"

اسکو سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتے دیکھ حسن نے ٹوکا۔

"سگریٹ نا پھونکوں تو تو بتا کیا کروں۔۔ گھر پہ اماں پریشان ہیں۔۔ کھانے کے لالے پڑے ہیں۔۔ سمجھ ہی نہیں آتا جاؤں تو جاؤں کہاں"

www.kitabnagri.com

نشے کہ باعث اسکی آواز بھی لڑکھار سا رہی تھی۔

"ویسے ایک حل ہے اسکا میرے پاس"

حسن کہ چہرے پہ مکرو مسکراہٹ تھی۔

"ک۔۔یا"

"کان ادھر لا"

اسکے کان ادھر لانے پہ حسن اسکے کان میں کچھ بولا تھا۔ جسے سن کہ اسکا سارا نشہ پل بھر میں چھو ہوا تھا۔

"ہم سب بہت ہنسی خوشی رہ رہے تھے لیکن پھر سیف اور فریحہ کے والد کے انتقال کے بعد تمام بھائیوں نے ہمیں ساری جائیداد سے حصہ دینے سے صاف منع کر دیا۔ میں اکیلی عورت اس وقت کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ بچے بھی میرے بہت چھوٹے تھے۔ یہ تو جانے انکی بہن کو مجھ پہ کیسے ترس آگیا اور انہوں نے میرے بیٹے کو پڑھا لکھا کہ اس مقام پہ لا کہ کھڑا کیا ہے"

شائلہ بیگم عاجزی سے بول رہی تھیں۔ انکی آنکھوں میں آنسوؤں اور آواز میں درد اس انکے احساسات کو ظاہر رہے تھے۔

"پلیز امی"

ساتھ بیٹھی فریحہ نے اپنی ماں کو اپنے ساتھ لگایا۔

"مجھے بہت افسوس ہوا سن کہ بہن۔ میں اگر کبھی کوئی آپکی مدد کر سکوں تو مجھے ضرور یاد کیجئے گا"

معید صاحب کو واقعی سارا قصہ سن کہ دلی افسوس ہوا تھا۔

"تو مدد سے پہ آتے ہیں۔۔۔ ہمارے بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ شادی کرنا چاہتے ہیں اور سب سے بڑی بات سب ہماری خوشی و رضا سے چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی انکی خوشی کا خیال رکھنا چاہیے"

معید صاحب کی اتنی سادگی اور عاجزی دیکھ کہ شائلہ بیگم کو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک جانے مانے تاجر ہیں۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپکو بہتر لگے۔ لیکن میں اور میرا بیٹا آپکی بیٹی کو وہ سہولیات وہ "آسائشات نہیں دے سکیں گے جو اس کہ پاس اس وقت ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

انکی بات پہ معید پہ صاحب مسکرائے تھے۔

"آپ فکرنا کریں۔ میری بیٹی بہت سمجھدار ہے اس نے ان سب کی خواہش کی ہے تو میں یہاں مجود ہوں"

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں گھروں نے سیف اور کنزل کی شادی کی تاریخ بھی طے کر دی تھی۔ انکی ایک ہی بیٹی تھی اور کاروباری مصروفیات کی وجہ سے وہ ہمیشہ اس سے دور رہے تھے اور اب وہ چاہتے تھے کہ کسی بھی طرح انکی بیٹی خوش رہے۔ وہ اپنا بہت سارا وقت ان کے ساتھ گزارے لیکر جب بات اسکی شادی کی آتی کہ وہ جب چلی جائے گی تو وہ کیا کریں گی۔ اسی لئے انہوں نے کنزل کی خواہش پہ سوچا تھا کہ وہ ایسے کنزل اور سیف کو اپنے گھر رکھ سکتے ہیں۔ بس اسی لئے وہ اپنے معیار سے کم لوگوں میں تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں کیا کہہ رہا تھا۔ جو سوچا تھا ویسا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ویسے بھی تو وہ اکیلی ہے اسکا سب تیرا ہی تو ہے"

حسن نے اسکو ضد پہ اڑا دیکھ سمجھانا چاہا۔

"کہاں اکیلی۔۔ اسکے بوڑھے باپ کو دیکھ تو تجھے پتا چلے۔ ہر وقت حکم چلاتا رہتا۔ سیف یہ کر دو۔ سیف وہ کر دو۔ سیف یہ ڈیل اپنی مرضی کے کیا سوچ کہ کی"

سیف شاید اب اکتا چکا تھا اپنے اچھے پن کے ڈرامے سے۔۔

یہ اس وقت کی بات تھی جب سیف اور کنزل کی شادی کے بعد سیف نے معید صاحب کے ساتھ کاروبار کو سنبھالنا شروع کیا تھا۔ معید صاحب ایک منجھے ہوئی کاروباری آدمی تھے۔ لوگوں کو سمجھنا انکے لئے مشکل کام نہ تھا وہ سیف کو سمجھ چکے تھے اسی لئے سیف پہ بے جا پابندیاں لگاتے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کل ہم جارہے ہیں۔ اور تجھے یہ کام انہی دو دنوں میں کرنا ہے سمجھ گیا"

سیف نے علی کو ہدایات دیں۔

"ڈن کر باس"

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"اسلام علیکم۔۔ مجھے آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی

کنزل نے سیف کو اندر آتے دیکھ سلام کیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"خیریت کنزل جی۔۔۔"

کنزل نے سیف کو گھور کر دیکھا۔ وہ ہمیشہ اسکو ایسے القابات سے ہی تنگ کرتا تھا۔

"یار یہ جی جی تو مت کیا کریں اتنا برا لگتا"

شادی کہ بعد کنزل اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی۔ وہ بہت خوش رہنے لگی تھی۔

"جی اصل میں میں کیا سوچ رہی تھی کہ فریجہ کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں۔ کل سے ہی وہ جانے کاسن کہ بہت افسردہ ہے"



"سوچنا بھی مت"

اسنے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔ وہ ساتھ اپنی پیکنگ بھی دیکھ رہا تھا جو کنزل نے کی تھی۔

"یار خود سوچیں۔۔۔ امی عمرہ پہ گئیں ہیں۔ میں بھی چلی جاؤں گی تو فریجہ اکیلی کیسے رہے گی"

وہ واقعتاً اسکے لیے پریشان تھی۔

فریحہ اسکو بلکل چھوٹی بہن کی طرح عزیز تھی۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر ایسا کرتے ہیں۔ جب امی آجائیں گی ہم تب جائیں گے"

اسکو جواب نادیے دیکھ کنزل نے نروٹھے پن سے کہا۔

"نہ۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم فریحہ کو لے کر چلتے ہیں"

اگر وہ ناجاتے تو سیف کا بنا ہو منصوبہ بگڑ جاتا۔ اسی لئے اسنے حامی بھر دی۔۔

Kitab Nagri

فریحہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ جب آخری بار وہ حویلی آئی تھی یہی کمرہ اسکی پناہ گاہ بنا تھا۔

کمرے کے وسط میں سرمئی رنگ کا پرانے طرز کا بنا بڑا سا پلنگ تھا۔ پلنگ کے بلکل سامنے ایک حسین پینٹ ورک آویزاں تھا۔ پینٹ ورک میں ایک انتہائی خوبصورت لڑکی ایک جھرنے کے پاس بیٹھی نہی سی کلی کو ہاتھ میں لئے مسکرا رہی تھی۔ اس پینٹ ورک کو دیکھ کر آج پھر وہ اپنے ماضی میں کھو گئی تھی۔

تبھی اسے محسوس ہوا جیسے اس کمرے کی کھڑکی کسی نے کھولی ہو۔ اس نے پلٹ کہ دیکھا تھا۔ لیکن پیچھے کوئی بھی نا تھا اور نا ہی کھڑکی کھلی تھی۔

اسنے اپنا رخ بیڈ پہ بکھرے اپنے کپڑوں کی جانب کیا تا کہ شام کو سیف کے ہونے والے نکاح کیلئے کچھ منتخب کر سکے۔

ایک بار پھر اسکے کمرے میں کھڑکی کھلنے اور پھر زور سے بند ہونے کی آواز گونجی۔

اس نے پلٹ کہ پیچھے دیکھا لیکن پیچھے کچھ نا تھا۔
www.kitabnagri.com

تمام تر خواب جو آج تک وہ دیکھتی آئی تھی اسے سب یاد آنے لگے۔

اسنے اپنی دونوں آنکھیں کبوتر کی طرح موند لیں تھیں۔ وہ اپنے قریب سر سر اہٹ ہوتی محسوس کر سکتی تھی۔

تبھی دروازہ زور سے بجا اور اس لمحہ کافسوں ٹوٹا۔

دروازے کی آواز پہ فریحہ کی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی تھی۔



"فریحہ۔۔ آریو دیر۔۔؟"

دروازے کے دوسری طرف علیزے تھی۔

"آ۔۔ ہاں۔۔ میں ہوں"

فریحہ نے فوراً دروازہ کھولا،

"میں کافی دیر سے ڈورناک کر رہی تھی۔۔ فریحہ آریو اوکے"

اسکی اڑی رنگت دیکھ کہ علیزے نے استفسار کیا۔

"جی۔۔ بھا۔۔ بھی"

اسکی آواز اب تک لڑکھڑارہی تھی۔

"تم نے کہا تھا کہ حویلی دکھاؤ گی۔۔۔ فہاد کب سے تنگ کر رہا تھا۔ یو نواسکو اہسی لو کیشنز بہت پسند۔۔ تو میں نے سوچا پوچھ لوں اگر فریش ہو گئی ہو تو چلیں"

"جی۔۔ بھا۔۔ بھی۔۔۔ چلیں میں تیار ہوں۔۔۔ پہلے حویلی دیکھ لیتے ہیں"

وہ اس وقت تو اس کمرے میں رکنے کا خطرہ نہیں لے سکتی تھی۔ اسی لئے جلدی سے بولی۔۔،

وہ دونوں تو جا چکے تھے لیکن دیوار پہ آویزا پینٹ ورک چھپاک سے نشان پڑے تھے۔ جیسے کسی نے پنچے سے نوچا

ہو۔

Posted on Kitab Nagri

کس قدر حسین جگہ ہے یہ آپنی

فریحہ نے اپنے ارد گرد کہ مناظر کو اشتیاق سے دیکھتے اپنی حیرت کا اظہار کیا۔

"آپ کو پتا ہے میں نے ایسی جگہ پہلے کبھی نہیں دیکھی"

وہ اب بھی گاڑی کی گلاس ونڈوسے باہر دیکھ رہی تھی۔

ہر طرف ہریالی اور ہریلی میں وقفے سے بنے چھوٹے چھوٹے گھر۔ چھوٹے گھروں کو بالکل منفرد انداز میں رنگا گیا تھا۔ ہر گھر کے اطراف میں رنگ برنگی کلیوں کے باغیچے تھے۔ ماحول میں تازہ ہوا اور پرندوں کی چچھاہٹ۔۔۔ آہ کون کہتا کہ یہ بھی اسی بھیڑ بھاڑ والی دنیا کا حصہ تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلی نشست پہ بیٹھا سیف نہایت بیزاری سے گاڑی چلا رہا تھا۔ جبکہ اسکے ساتھ والی نشست پہ بیٹھی کنزل کبھی فریحہ کی باتوں کا جواب دیتی تو کبھی سیف سے باتیں کرتی۔۔۔

گاڑی اونچی نیچی ڈھلوانوں سے ہوتی ہوئی ایک نہایت خوبصورت حویلی کہ سامنے آرکی تھی۔ یہ حویلی معید صاحب کی خاندانی حویلی تھی۔

"بیوٹیفل"

گاڑی سے باہر نکل کہ سیف بھی حویلی کی تعریف کئے بغیر نارہ سکا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا۔ آپکو ضرور پسند آئے گی۔ ابھی تو اور بھی بہت کچھ ہے اس حویلی میں دیکھنے کو"

کنزل کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

"یا ہو آپی کنزے آگئیں!"

ابھی وہ گاڑی سے باہر نکلے ہی تھے کہ دور سے ننھا حشام چلاتا ہوا آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم!۔۔۔ میں نے آپکو بہت مس کیا"

وہ آتے ہی عزیزے سے لپٹ گیا تھے۔۔

دس سال کے گولونچے کی قدر انسیت کو فریجہ بڑے شوق سے دیکھ رہی تھی۔

"اسلام علیکم۔ چھوٹی بی بی خوش آمدید حویلی میں آپکا"

اسکے پیچھے ہی آدم صاحب بھی آچکے تھے۔ آدم صاحب اس حویلی کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

"وعلیکم السلام۔۔ آدم بابا اور بہت بہت شکریہ۔۔۔"

ان کے احکامات کے مطابق دو خادم انکی گاڑی سے سامان نکال رہے تھے۔ جب کہ وہ اب سیف اور فریحہ سے انکا تعارف کروا رہا تھا۔



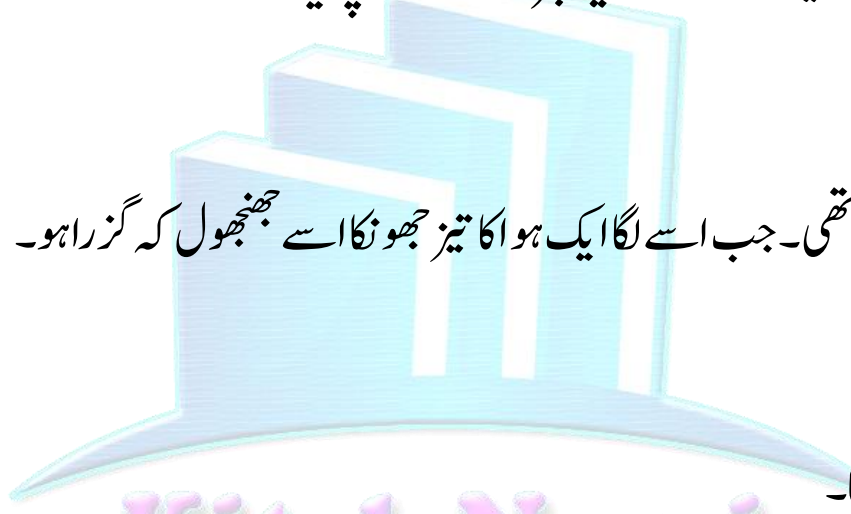
یہ دیکھیں یہاں سے آپ اس پوری وادی کو دیکھ سکتی ہیں۔ تیسری منزل کے بڑے سے ہال کمرے میں موجود اس نے دور پہاڑیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کمرے کہ ایک طرف مضبوط شیشے کی دیوار تھی۔ تو دوسری طرف ایک لوہے کی چھت بوس گرل تھی۔ گرل کا ڈیزائن بالکل منفرد تھا۔

کمرے کے وسط میں صوفے تھے۔ اور کونے میں اور بالکل گرل کہ ساتھ ایک گرل تھی۔ ایک دیوار پہ ایک لمبا پورٹریٹ تھا۔ جسے سفید کپڑے سے ڈھانپا گیا تھا۔

فریج یہ سب بتا ہی رہی تھی۔ جب اسے لگا ایک ہوا کا تیز جھونکا اسے جھنجھول کہ گزرا ہو۔



اس نے یکدم اپنا سر پکڑا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہو تم فریج"

علیزہ نے اسکو پکارا۔

ان سے چند قدم کہ فاصلے پہ بیٹھا فہاد جانے کس بات پہ کھکھلا رہا تھا۔

"ازاٹ فورمی"

وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔

"واؤ۔۔ تھینکیو"

اس نے اشتیاق سے ننھی کلیوں کہ گلدستے کو دیکھا۔

گلدستی بہت چھوٹا تھا۔۔



"فہاد بیٹا۔۔ آجاؤ نیچے چلتے ہیں"

علیزے کو فریجہ کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اسی لئے اسے جانا بہتر سمجھا۔۔

"یس ماما۔۔ کمنگ۔۔ بائے بائے فیری"

اسنے پہلے اپنی ماں کو جواب دیا پھر اپنے سامنے کھڑی خوبصورت سے خاتون کو جو سرخ لمبے سے گاؤن میں ملبوس تھی۔

اسنے کوئی اشارہ کیا تھا۔ جس پہ پہلے فہاد کھکھلا کہ مسکرایا تھا اور پھر اس کے گال پہ بوسہ دیتا اپنی امی کی طرف بھاگ گیا تھا۔

ان تینوں کہ کمرے سے نکلتے ہی آدم قدم پور ٹرے پہ چڑھا کپڑا ہٹا تھا۔ پور ٹرے میں ایک نہایت حسین لڑکی لمبا سانار نجی گاؤن پہنے وہ مسکرا رہی تھی۔ اسکے پشت پہ حویلی پوری شان سے کھڑی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں موجود کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔ کھڑکی سے باہر اسکی نظریں ایک بڑے سے ویراں باغ پہ تھیں۔ یہ باغ اب بالکل بھی پہلے جیسا نہیں تھا۔ پہلے تو اس میں پھول کھکھلاتے تھے۔ ان پھولوں کی خوشبوؤں کا ہر طرف بسیرا ہوتا تھا۔

وہیں کھڑے اسے نہیں معلوم تھا کہ کب ماضی کہ دریچے کھلے تھے اور وہ ان میں کھو گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سیف یہاں دیکھے"

کنزل نے معصومیت سے اسے پکارا تھا۔ وہ ان مناظر کو اپنے کیمرہ میں قید کر رہی تھی۔

"کنزل صبح سے اب تک میری پکچرز لے کہ تھکی نہیں"

سیف تھک چکا تھا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔ آپ کیلئے کچھ بھی کرنا مجھے نہیں تھکا سکتا۔"

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔



"اچھا یہاں دیکھیں"

اب وہ اسکے ساتھ لگی سیلفیز لے رہی تھی۔

دور موسم بہار کا ڈھلتا سورج انہیں اداسی سے مسکراتا دیکھ رہا تھا

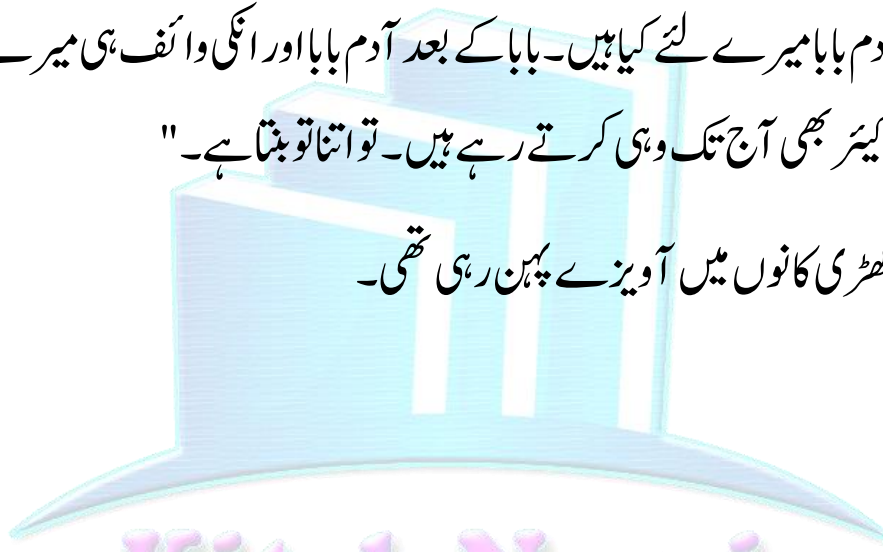
Posted on Kitab Nagri

"کیا ضرورت تھی آدم صاحب کے ڈنر کو ایکسیپٹ کرنے کی"

سیف جوتے پہنتے ہوئے جھنجھلائے انداز میں بولا۔

"آپنے نہیں جانتے آدم بابا میرے لئے کیا ہیں۔ بابا کے بعد آدم بابا اور انکی وائف ہی میرے لیے سب کچھ ہیں۔ اور اس حویلی کی کیئر بھی آج تک وہی کرتے رہے ہیں۔ تو اتنا تو بنتا ہے۔"

کنزل شیشے کہ سامنے کھڑی کانوں میں آویزے پہن رہی تھی۔



"What ever..."

سیفی نے منہ بنایا

www.kitabnagri.com

"سیفی۔۔۔۔"

اس نے اسکو ٹوکا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ نے دیکھا نہیں تھا کتنا خوش تھا حشام بھی مجھے دیکھ کہ"
وہ تیار ہو کہ سیف کہ سامنے کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں سیف کا کوٹ تھا۔

"ہاں یہ تو ہے۔ چلو تمہاری خوشی کیلئے کچھ بھی"

"او کے ناؤ سائل"

کوٹ پہناتے ہوئے وہ اسکو موڈ بحال کرنے کا بھی کہہ رہی تھی۔

اور اس کی حرکت پہ وہ مسکرایا تھا۔ مسکراہٹ بھی ایسی جو بھید اپنے اندر سما جائے۔

www.kitabnagri.com

"مے آئے۔۔۔؟"

سیف نے دروازہ بجایا تھا۔

"بھائی آئیں"

فریحہ اپنے بھائی کو دیکھ کہ دروازے کے سامنے سے ہٹی تھی۔

پلنگ پہ سرمی رنگ کا جوڑا تھا ساتھ ہی فہاد پلنگ پہ بیٹھا اپنے ٹیبلٹ میں مصروف تھا۔ علیزی فہاد کہ پہلو میں بیٹھی تھی۔

"کیسی ہیں۔۔۔؟ اور آپ فہاد کیسے ہو"

اسنے مسکرا کہ علیزے سے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکی بات پہ علیزے نے مسکرا کہ جواب دیا تھا جبکہ فہاد نے ایک ابرو اچکا کہ اسے دیکھتے ہوئے اپنا رخ ہی تبدیل کر لیا تھا۔

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ کیونکہ باہر کا موسم بہت خراب ہے تو آج تو نکاح نہیں ہو سکتا"

"اوہ آئی سی۔۔۔ ٹھیک ہے کوئی بات نہیں"

علیزے اسکی بات کا جواب دیتے ہوئے کھڑکی کے پاس آرکی تھی۔ باہر واقعی بہت عجیب سا موسم تھا۔ دوپہر سے بارش تھی کہ تھمنے کا نام ہی نالے رہی تھی فضا میں بھی عجیب سا نارنجی سایا چھایا تھا۔

تبھی ایک تیز جھونکا فریجہ کو چھو کہ گزرا تھا۔ اسکی آنکھوں کی پتلیاں اور پلکیں بالکل جامد ہو چکی تھیں۔

"تو پھر ڈنر ریڈی ہے۔ آجائیں"

وہ اور باتیں بھی کرنا چاہتا تھا لیکن علیزے کے سر دروئے کو دیکھ کے اسنے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

علیزے فہاد کو لیتی اسکے پیچھے چل دی تھی۔ فریجہ بھی ان کے پیچھے چل دی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

میز پر جہانگیر صاحب اور شائلہ بیگم پہلے ہی موجود تھیں۔ آج اپنے والد کی جگہ بر سو بعد حشام خود موجود تھا۔ آج ہی جانے کہاں سے واپس لوٹا تھا اور جب سے آیا تھا بلکل خاموش تھا۔ خادم کو کھانا میز پر لگانے کی ہدایت دیتے ہوئے وہ بلکل ایک الگ حشام لگ رہا تھا۔

ہال میں داخل ہوتی فریحہ نے اسکو دیکھا تھا۔

"کھانا شروع کریں"

سیف نے سب کی توجہ کھانے کی جانب کروائی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"فریحہ بیٹا صحیح سے کھانا کھائیں"

شائلہ بیگم نے پلیٹ میں چمچ ہلاتی فریحہ کو ٹوکا تھا۔

"بھائی"

فریحہ بولی تھی۔ اسکی یہ آواز اسکے خود کیلئے بہت اجنبی تھی۔

"ہم۔۔۔"

سیف نے جواب دیا تھا۔

"آپکو وہ یاد نہیں آتیں۔۔؟"

اجنبی انداز اور اجنبی آواز میں وہ بولی تھی۔

باہر بجلی بہت زور سے گرجی تھی۔



"کون"

سیف نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"کنزل"

ایک سسکتی آواز اسکے حلق سے آئی تھی۔

ماحول میں سکتہ چھایا تھا۔ کمرے میں موجود بلب بجھ کہ دوبارہ جلے تھے۔

"فریجہ۔۔۔ ابھی نہیں۔ ہم بعد میں بات کریں اس بارے میں"

اس نے ادے ٹوکا تھا۔

ننھا فہم اپنی ماں کے ساتھ آنکھیں میچے بیٹھا تھا۔ شائلہ بیگم کے تاثرات اداس جبکہ علیزے اور جہانگیر صاحب کو بات سمجھ ہی نا آئی تھی۔

"آپ کتنی آسانی سے بھول گئے انہیں۔۔۔ ل۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ نہیں بھولیں جانتے ہیں۔۔۔ آپ وہ یہیں ہیں۔۔۔ وہ کچھ بھی نہیں بھولیں"

وہ چلا رہی تھی سسک رہی تھی۔۔۔

"فریجہ جسٹ شٹ اپ۔۔۔، آئی سیڈ جسٹ شٹ اپ"

وہ اس پہ چلایا تھا۔۔

"آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے اب۔۔۔ کیوں کہ وہ یہیں ہے"

وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی میز پہ موجود سب لوگوں ورطہ حیرت میں چھوڑے۔

اسکے کمرے سے جاتے ہی ہال کی دائیں دیوار پر سے بڑا سا پردہ ہٹا تھا۔ پردے کے پیچھے ایک لڑکی تھی بالکل شہزادیوں جیسی معصوم، خوبصورت اور مسکراتی ہوئی۔



گھٹنوں میں سر دئے اپنے پلنگ کہ ساتھ وہ نیچے زمین پہ سٹی بیٹھی تھی۔ کمرے میں جلتے بجھتے بلب کی روشنی تھی۔ اس روشنی میں اسکا سپید چہرہ روشن ہوتا پھر اندھیرے میں معدوم ہو جاتا۔ جامد آنکھوں کی پتلیاں اور انکا لہورنگ۔

آہ یہ فریحہ تو نہیں تھی۔

کمرے میں موجود کچھ بھی اپنی جگہ پہ نہ تھا۔ پلنگ کہ سامنے۔ لگے پورٹریٹ سے خون کی سرخ بوندیں ٹپک رہی تھیں کچھ خون اسکے ہاتھوں پہ تھا۔ اسکی انگلیوں کی پوریں خون سے بھری ہوئیں تھیں۔ کمرے میں رکھے تمام واز زمین بوس ہو چکے تھے۔ سفید سنگ مرمر پہ ہر طرف کانچ تھا۔ کانچ کے ٹکڑوں کہ پاس سرخ قدموں کہ نشان تھا۔

بہت سے کانچ کہ ٹکڑوں سے اسکے پاؤں بھی زخمی ہوئے تھے۔



یہ سب اسنے خود نہیں کیا تھا۔ یہ سب تو اسکا وجود بغیر اسکی اجازت کہ کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسے اپنی قسمت کی وہ بد نصیب رات آئی تھی۔ جوان سب کی وجہ تھی۔

رات کے سائے ہر طرف اپنے پر پھیلا چکے تھے۔ چرند، پرند اور انسان اپنی آرام گاہوں میں دبکے خواب خرگوش میں تھے۔

کنزل بھی نیند کی وادیوں میں گم تھی۔ اسکی دوسری جانب موجود سیف بہت بے چینی سے کبھی اپنے لائٹر کی شمع کو جلاتا تو کبھی بجھا دیتا۔

وہ دونوں ایک گھنٹہ پہلے ہی لوٹے تھے۔ انکا ڈنر اتنا گرینڈ نہیں تھا۔ لیکن ہر چیز آدم صاحب کی بیوی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی۔ ایسی فیسٹ کنزل کے لیے یادگار ثابت ہوئی تھی۔ وہ بہت بار شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ بات کہہ چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سیف کی نظریں سامنے دیوار پہ لگی گھڑیال کی طرف گئی تھی۔ گھڑی کے ہندسے نمبر ایک کو پار کر رہے تھے۔

تبھی اسکے فون پہ پیغام آیا۔ فون کی سکرین بیب کی آواز پہ جل کے بجھی۔

Posted on Kitab Nagri

سیف آرام سے کنزل کو دیکھتا ہوا بستر سے نکلا تھا۔ ٹیرس کی گرل کھولتا وہ باہر آکھڑا تھا۔ اسکا کمرہ پانچویں منزل پہ تھا۔

"ہاں بول حسن کام ہوا کہ نہیں۔۔۔؟"

اسنے کال کی تھی کسی کو۔۔۔

"یار یہ تو کیا کہہ رہا ہے تجھ سے ایک کام نہیں ہوا"

اسے شدید غصہ آرہا تھا۔

"میری بات سن اسی معید صاحب کا قصہ آج ہی ختم کر۔۔۔ میں جلد از جلد واپس آنا چاہتا ہوں"

اسکی آواز جانے کب بلند ہوئی تھی اسے بھی علم نا ہوا تھا۔

کوئی گرل کھول کہ اندر داخل ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا سن۔۔ سن۔۔ ابھی بھی چانس ہے تو آج رات ہی انکا قصہ تمام کر

ہاں۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے"

اپنی پیشانی مسلتے ہوئے وہ پلٹا تھا۔

اور اسکے پلٹنے پہ معلوم ہوا تھا کہ کنزل بالکل اسکے پیچھے موجود تھی۔



"س۔۔ ی۔۔۔ ف"

سکیوں میں اسکے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کہ ادا ہو رہے تھے۔

"کنزل لسن ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہی"

وہ آگے بڑھا۔۔ جو بھی تھا کنزل نے اب سن لیا تھا۔ اسے اب سب سنبھالنا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"می۔۔۔رے۔۔۔با۔۔۔با۔۔۔تم انہیں۔۔۔ما۔۔۔رنا۔۔۔چا۔۔۔ہتے۔۔۔سیف۔۔۔تن۔۔۔ایسا۔۔۔کیسے
کر سکتے۔۔۔"

وہ نیچے فرش پہ ڈھے سی گئی تھی۔ اتنا بڑا دھوکا۔ اسنے ایسا کب سوچا تھا بھلا۔۔۔

"کنزل چلو اندر چل کے بات کرتے"

وہ اسے سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

"آپ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ م۔۔۔ مت لگائیں آپ قاتل۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوہ سٹاپ اٹ کنزل۔۔۔ ہوں میں قاتل۔۔۔ بس کیا کر لوگی"

اسنے اسے جھرکا تھا۔ وہ شدید طیش میں تھا۔

کنزل نے بھیگی پلکوں سے اسے دیکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق"

گالوں پہ پھسلتے آنسو اس نے صاف کیے تھے۔ جو بھی تھا اس کے لئے سب اسکے بابا ہی تھے۔۔

"طلاق۔ تو طلاق چاہیے تمہیں۔۔۔ نہیں دیتا طلاق جاؤ جو کرنا ہے کر لو"

اسکو دھکا دیتا وہ واپس کمرے میں جانے لگا تھا۔

لیکن کنزل نے اسکو کندھے سے پکڑ کہ پیچھے کھینچا تھا۔ ڈھیلا جسم واپس اپنی پرانی پوزیشن پہ گیا تھا۔۔

"کہانا نہیں دینی میں نے طلاق"

Kitab Nagri

اسکے جواب پہ وہ پہ در پہ اسکے سینے پہ تھپڑ برسا رہی تھی۔ اس عمل میں وہ گرل کے دہانے پہ آکھڑے تھے۔ اور تبھی سیف نے طیش میں آ کے کنزل پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔

نازک وجود پل بھر میں ڈگمگایا تھا۔

فقط چند سیکنڈز اور کنزل گرل سے نیچھے تھی۔

فضا میں سناٹا چھا چکا تھا۔

مرگ کا سناٹا۔

مرگ خواہشوں کا۔۔

ایک زندہ جیتے جاگتے وجود کا

کسی کے اعتبار کا۔۔۔

نیچے تھا تو اب سخت سنگ مر مر اور اس پہ ایک اداس وجود۔

اسکے سر سے خون فوارے کی مانند جاری ہو چکا تھا۔

سفید و نیلے سنگ مر مر پہ اب ہر طرف سرخ خون ہی خون تھا۔

اسکا ہوا میں اوپر کی جانب بلند ہاتھ جو شاید اسنے کسی آس پہ اٹھایا تھا۔

وہ زمین بوس ہو چکا تھا

ایک آخری ہچکی اسنے بھری تھی۔

ایک آخری آنسو اسکی بائیں آنکھ سے نکلتا اسکی آنکھوں کو ساکت چھوڑ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اور یہاں کنزل سیف معید کی کہانی تمام شد ہوئی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Posted on Kitab Nagri

لیکن دو لوگ ایسے تھے۔ جو پردے کی اوٹ سے یہ سب دیکھ رہا تھے۔ انہوں نے سیف کا دھکا دینا اور کنزل کا نیچا گرنا سب دیکھا تھا۔

بکھرا بکھرا وجود، چہرے پہ مٹے مٹے سے آنسو، زردی مائل رنگت۔

"کاش۔۔ کاش بھابھی میں اس دن اتنی بڑی نا انصافی پہ خاموش نہ ہوتی۔۔۔ سیف بھائی نے آپ کو مارا۔۔۔ میں جانتی تھی۔۔۔ لیکن میں خاموش رہی۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔ میں بھی آپ کی قاتل ہوں۔۔۔ آپ کی موت میں برابر زمیندار۔۔۔"

سسکتے ہوئے اس نے خود سے کلام کیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ چیخ رہی تھی۔ چلا رہی تھی۔ برسوں پہلے کی گئی غلطی پہ آج تک خود کو زمہ دار سمجھ رہی تھی۔ اور شاید واقعی وہ زمہ دار تھی بھی صحیح۔

Posted on Kitab Nagri

اسے وہ دن یاد آیا جب کنزل نے اسکے سامنے دم توڑا تھا۔ اسکے بھائی نے اسے جان بوجھ کے دھکا نہیں دیا تھا۔ لیکن اسکے گرنے کے بعد وہ اداس بھی نا تھا غمگین بھی نا تھا۔ بلکہ اسنے اسکا دوسرا رخ دیکھا تھا کہ کیسے اسکے مرنے کے بعد وہ خوش ہوا تھا۔

وہ پردے کی اوٹ سے دیکھ سکتی تھی کنزل کے نیچے گرنے کے بعد ٹیرس پہ آدم صاحب گئے تھے۔ انہوں نے بھی یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ تبھی وہ سیف کے سامنے موجود تھے۔ وہ اس سے لڑ رہے تھے۔ چلا رہے تھے۔ انہوں نے سیف کا گریبان پکڑا تھا۔ وہ کیا کہہ رہے تھے وہ اتنی دور سے سمجھنا سکتی تھی۔ سیف نے پہ در پہ ان پہ مکوں کے وار کئے تھے۔

پھر وہ انہیں ٹیرس کی گرل کہہ دہانے پہ لے آیا تھا۔ انکا آدھا وجود گرل کی دوسری طرف نیچے لٹک رہا تھا۔ انکی پشت سیف کی جانب تھی اور سر نیچے زمین کی جانب۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اپنے ناتواں وجود سے انہیں ہٹا نہیں پارہا تھا۔ اور تبھی سیف نے انکے ناتواں وجود کو نیچے دھکیلا تھا۔ انکا وجود کسی ڈال سے ٹوٹی ٹہنی کی طرح نیچے گرا تھا۔ اوریوں وہ اپنی زندگی کی بازی ہار گئے تھے۔

"خس کم جہاں پاک"

Posted on Kitab Nagri

یہی وہ آخری جملہ تھا جو سیف نے نیچے کنزل اور آدم صاحب کے بے جان وجود کے پاس بیٹھ کے ادا کیا تھا۔
اسکے لبوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

اسکے اگلے دن ہی جب معید صاحب کو کنزل کی موت کا معلوم ہوا تھا۔ اتنا بڑا صدمہ وہ برداشت نہ کر پائے
تھے۔ انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ اور بس سیف کے راستے میں حائل یہ رکاوٹ بھی ختم ہو گئی تھی۔

اسنے سوچا تھا کہ سب اتنا آسان ہو گا۔

فریجہ اس واقعے کے بعد زہنی ازیت کا شکار تھی۔ اسکا ہر روز، ہر لمحہ خوف میں گزرتا تھا۔ اسے ہر طرف فریجہ
نظر آتی کبھی اس سے گلا کرتی۔ کبھی اسکے سامنے روتی تو کبھی اس کو بری طرح خوفزدہ کرتی۔

www.kitabnagri.com

ایک ہوا کو جھونکا پھر آیا تھا اور فریجہ کو جھنجھوڑ گیا تھا۔ ہوا میں ایک عجیب سی تاثیر تھی۔ ایک خوشبو تھی جو اسکے
ارد گرد پھیل چکی تھی۔ اور یہ خوشبو کنزل کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ میکانی انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اسکی آنکھیں جامد اور آنکھوں کی پتلیاں سفید ہو چکی تھیں۔ اسکے قدم پانچوں منزل کی جانب تھے۔

"میں آپ سے فریجہ کی طرف سے ایکسیوز کرتا ہوں"

ڈاننگ ٹیبل پہ سیف تذبذب کا شکار تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن فریجہ کس کی بات کر رہی ہیں۔ اور یہ پورٹریٹ کس کا ہے"

جہانگیر صاحب کھانا چھوڑے سیف کی طرف متوجہ تھے۔ انہیں کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"یہ دراصل"

سیف نے مڑ کے پیچھے دیکھا تھا۔ وہی مسکراتی شہزادی آج بھی مسکرا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"گرینو آپ انہیں جانتے نہیں یہ۔۔؟"

یہ تو فیری ہیں"

اپنی کرسی سے بار بار اوپر اچکتے ہوئے فہاد بولا تھا۔ سامنے موجود میز شاید بہت اونچی تھی اور فہد بہت چھوٹا۔

باہر گھن گرج کے ساتھ بارش اب بھی جاری تھی۔

علیزے کی نظریں پورٹریٹ سے ہوتی ہوئیں۔ ساتھ کھڑکی پہ گیس تھیں۔ دور پانچویں منزل کہ ٹیرس پہ ایک وجود تھا۔

"فریجہ"

بلکل ٹیرس کی گرل پہ بیٹھا وجود۔ اسے دیکھ کہ وہ چلائی تھی۔ پہلا گماں ہی اسے فریجہ کا آیا تھا۔

وہ سب اسے دیکھتے ہوئے باہر نکلے تھے۔

"فرتح یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ جلدی نیچے اترو۔ پاگل ہو گئی ہو کیا"

وہ دور کھڑا اس پہ چلا رہا تھا۔

فریحہ نے نظریں موڑ کے اسکو دیکھا تھا۔ بادل گرے تھے۔ بجلی کی گرج میں اس کا چہرہ روشن ہوا تھا۔ یہ وہ تو نہیں تھی۔ یہ تو کنزل تھی۔ لیکن پھر وہیں اسکے چہرے کے خدو خال بدلے تھے۔ ایک عجیب سی خوفزدہ کرنے والی ہنسی میں۔ فریحہ ہنس رہی تھی، اسکے ہونٹ سرخ تھے۔ لہو ٹپکاتے سرخ۔۔



"فریحہ دیکھو ایسے نہیں کرتے جلدی آؤ نیچے"

"فریحہ میری بچی۔۔۔"

"فریحہ تم گر جاؤ گی۔۔۔"

"فریحہ ایسے مت کر۔۔"

سب کی آوازیں ٹیرس پہ گونج رہیں تھیں۔ اور تبھی ایک زہر خند مسکراہٹ اسکے لبوں پہ آئی تھی اور اسکا وجود نیچے ڈھے سا گیا تھا۔ بالکل اسی جگہ جہاں کبھی کنزل اور آدم صاحب کا وجود تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ایک حشام تھا جو یہ سب بہت پر سکون ہو کہ دیکھ رہا تھا۔
وہ شائلہ بیگم کو اوپر لایا تھا۔ اور اب سارا منظر خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"فریخہ"

سیف چلاتا ہوا نیچے دوڑا تھا۔
وہ سب ہی تقریباً برستی بارش میں بھیگ چکے تھے۔

"نہیں علیزے"

سیف کے پیچھے جاتی علیزے کا ہاتھ انہوں نے تھاما تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ سب ایسے ختم نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ یہاں ضرور کچھ غلط ہے۔۔۔ ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے
جہانگیر صاحب کی متفکر آواز گونجی تھی۔

کیونکہ ابھی ایک اور ظالم انسان کا حساب تو باقی تھا۔۔۔

سیف دوڑتا ہوا اپنے کمرے میں میں گیا تھا۔ اسکا سلیپ پیرالائز کا شکار ہونا۔ اسکے گھر میں عجیب و غریب واقعات کا ہونا۔ سب باری باری اسے سمجھ آرہا تھا۔ آخری بار بھی جب کچن میں اس پہ حملہ ہوا تھا تب جب اسے ہوش آیا تھا تو اسنے خود بلکل صحیح سلامت اپنے بیڈ پہ پایا تھا۔

"نہیں میں۔۔۔ تمہیں یہ سب اتنی آسانی۔۔۔ سے نہیں کرنے دوں گا۔"

اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔ وہ پچھتا رہا تھا آخر اس نے اس پہلو پہ کیوں ناسوچا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باہر بادل ایک پھر زور سے گر رہے تھے۔ اسکے کمرے کا ایک بلب بری طرح سے پھٹا تھا۔ بے شمار کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس کی پشت پہ آگے تھے۔

"آہ۔۔۔۔۔ کنزے تم۔ ایسا نہیں کر۔۔۔ دیکھو میں سیف ہوں"

"سیف تمہارا شوہر"

درد سے کراہتے ہوئے وہ۔ منتیں کر رہا تھا۔ اسکے کمرے کے پردے باری باری سرکتے ہوئے اسکے وجود سے لپٹ رہے تھے۔ وہ اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

"کنزل مجھے معاف کر دو۔۔، مجھے غلطی ہو گئی تھی۔"

تبھی فضا میں وہی خوشبو رچی تھی۔ وہ پہچان سکتا تھا۔ یہی خوشبو تو تھی جسکی کنزل دیوانی تھی اور بس اسی ہی کو استعمال کرتی تھی۔

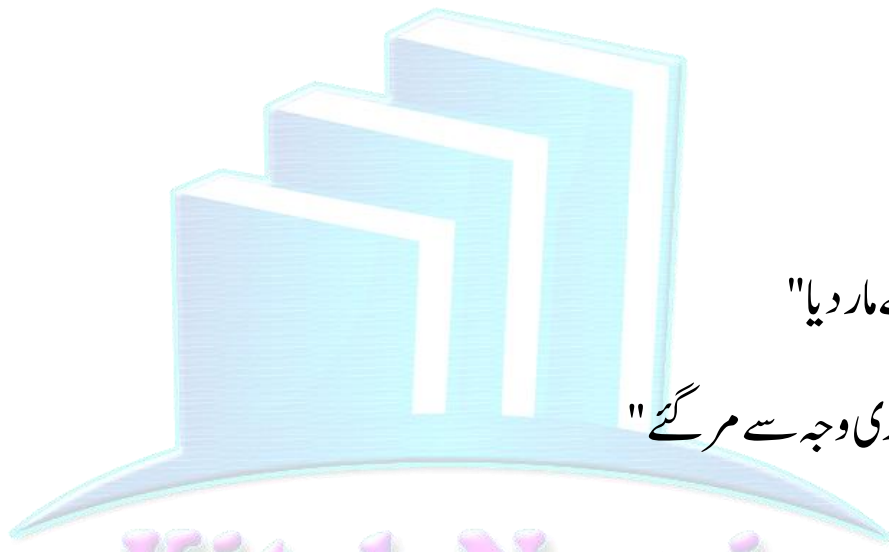
ایک سیاہ پوشاک میں ملبوس وجود اسکے قریب آ رہا تھا۔ اسنے اپنی بند قبا ہٹائی تھی۔ قبا ہٹتے ہی کنزل کا معصوم چہرہ سامنے آیا تھا۔

معصوم اداس آنکھیں۔ پھیکے پیڑی جمے ہونٹ زردی رنگت اور آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے۔

"کنز۔۔ل"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کہ بولا تھا۔ خوف سے اسکا کھڑا ہونا دو بھر تھا۔

کنزل کا ایک ہاتھ اسکی گال پہ تھا۔ بہت سارے آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کے گرے تھے۔



"مجھے تم نے مار دیا"

"آدم بابا کو بھی تم نے مار دیا"

"میرے بابا بھی تمہاری وجہ سے مر گئے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکتے ہوئے وہ اسکا گال سہلا رہی تھی۔

"آخر کیوں سیئی۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔ اتنی بڑی سزا دی تم نے مجھے"

بولتے بولتے وہ ایک دم رکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

جو ہاتھ اسکی گال سہلار ہاتھ۔ وہی ہاتھ اسنے اتنی زور سیف کے گال پہ مارا تھا کہ خون فوارہ پھوٹ پڑا تھا۔

تین بڑی دھاریں سیف کے منہ پہ تھیں اور ان سے بہتا خون۔ وہ چلا رہا تھا اپنے چہرے کو ہاتھوں میں دیئے۔

کنزل کا وجود اس سے تھوڑا اور دور ہوا تھا۔ جن پردوں میں اسنے اسے جکڑا تھا۔ انکی گرفت اسکے اور سخت ہو چکی تھی۔۔۔۔ ایک دم سے اسکا وجود ہوا میں بلند ہوا تھا۔ اور سامنے دیوار میں میں نصب بڑے سے سنگھار شیشے سے ٹکرایا تھا۔ سیف کا پور پورا اسکی زر میں آیا تھا۔

وہ نیچے زمین پہ گرا کر راہ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے معاف کر دینا سیفی۔۔۔ کیونکہ میں تمہیں ہر گز معاف نہیں کر سکتی"

وہ ایک بار پھر اسکے پاس آئی تھی۔ اپنی بات مکمل کرتے ہی کھڑکی کہ پاس پہنچ چکی تھی۔ ادیکھتے ہی دیکھتے بھاری بھر کم فانوس جو چھت کی وسط میں لگا تھا وہ سیف پہ گرا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اور یہاں کنزل کی روح کو سکون ملا تھا۔ ایک روشنی سی پھوٹی تھی کھڑکی کے پاس سے۔ اس روشنی میں کنزل کا وجود ہوا میں تخیل ہو چکا تھا۔

باہر بارش یخلت تھی۔ فضا میں ایک عجیب مسحور کن خوشبو پھیل چکی تھی۔



"تو یہ بات تھی۔۔۔"

جہانگیر صاحب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

حشام انکے سامنے موجود تھا۔ وہ سب اسکے بعد شہر آچکے تھے۔ وہ ہی انہیں تماما حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا۔ اسے وہ دن یاد آیا جب وہ علی حویلی آئے تھے۔ اور ایک سحران پہ طاری ہوا تھا اور بے ہوش ہو چکا تھا۔ تب بے ہوشی کے عالم میں تمام کہانی اسنے خواب کی صورت دیکھی تھی۔

"ہم نے بہت بڑی غلطی کر دی سیف کو سمجھنے میں۔۔۔"

"کہہ سکتے ہیں"

حشام نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

اسی لیے کہا جاتا ہے کبھی بھی کسی انسان کے متعلق رائے یا توقع قائم نہیں کرنی چاہیے۔ چاہے صحیح یا غلط۔۔۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس شخص نے اپنی زندگی میں کیا دیکھا ہے اودوہ کس مرحلے سے گزرا ہے۔ ورنہ ہماری دوسروں کے متعلق یہی رائے ہمیں بڑے مسئلے سے دوچار کر سکتی ہے۔

جیسے کنزل، معید صاحب اور آدم صاحب ہوئے تھے۔ جہانگیر اور علیزے شاید خوش بخت تھے جو انہیں انکی توقعات اور رائے کی سزا نہیں ملی۔

ختم شد۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977